خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

بدھ 3- مارچ 1999ء - 14 ذی قعدہ 1419 ہجری - 3- امان 1378 ہش. جلد 49-84 نمبر 49

صحابہؓ کا ادب

حضرت ابو سعید خدریؓ کا بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجالس میں صحابہ اس طرح بیٹھے ہوتے تھے

کان علیٰ رؤسھم الطیر

گویا کہ ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں۔ (جو ذرا سی حرکت سے اڑ جائیں گے)

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب فضل النفقۃ فی سبیل اللہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان ادب سیکھے۔ ایک مرید کا ادب اپنے مرشد کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اس پر اعتراض نہ کیا جاوے اور اس کے افعال و اعمال میں اعتراض کرنے میں مستعجل نہ ہو۔ جو علم خدا نے اسے (مرشد کو) دیا ہوتا ہے۔ اس کی اسے خبر ہی نہیں ہوتی ورنہ اس طرح کی مخالفت کرنے سے کہیں سلب ایمان کی نوبت نہ آجاوے۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 340)

انسان بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنی پڑتی ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے تب وہ نشوونما کے قابل ہوتا ہے لیکن جو بیعت کے ساتھ نفسانیت بھی رکھتا ہے اسے ہرگز فیض حاصل نہیں ہوتا۔ صوفیوں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مرید کو اپنے مرشد کے بعض مقامات پر بظاہر غلطی نظر آوے تو اسے چاہئے کہ اس کا اظہار نہ کرے اگر اظہار کرے گا تو حبط عمل ہو جاوے گا (کیونکہ اصل میں وہ غلطی نہیں ہوتی صرف اس کے فہم کا اپنا قصور ہوتا ہے) اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دستور تھا کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں اس طرح سے بیٹھتے تھے جیسے سر پر کوئی پرندہ ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے انسان سر اوپر نہیں اٹھا سکتا۔ یہ تمام ان کا ادب تھا کہ حتی الوسع خود کبھی کوئی سوال نہ کرتے۔ ہاں اگر باہر سے کوئی نیا آدمی آکر کچھ پوچھتا تو اس ذریعہ سے جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے نکلتا وہ سن لیتے صحابہ بڑے متادّب تھے اس لئے کہا ہے کہ (-) جو شخص ادب کی حدود سے باہر نکل جاتا ہے تو پھر شیطان اس پر دخل پاتا ہے اور رفتہ رفتہ اس کی نوبت ارتداد کی آجاتی ہے۔ اس ادب کو مدنظر رکھنے کے بعد انسان کو لازم ہے کہ وہ فارغ نشین نہ ہو۔ ہمیشہ توبہ استغفار کرتا رہے اور جو جو مقامات اسے حاصل ہوتے جاویں ان پر یہی خیال کرے کہ میں ابھی قابل اصلاح ہوں اور یہ سمجھ کر کہ بس میرا تزکیہ نفس ہو گیا وہاں ہی نہ اڑ بیٹھے۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 455)

روحانیت کی تمام تر بنیاد ادب پر ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

چھوٹی چھوٹی باتوں کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ مسلمانوں میں جو تباہی اور خرابی پیدا ہوئی اس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے ادب اور احترام کے الفاظ گندے معنوں میں استعمال کرنے شروع کر دیئے۔ ان کی حکومتیں مٹ گئیں۔ سلطنتیں برباد ہو گئیں صرف اس لئے کہ ان کے نزدیک بادشاہ کے معنے بیوقوف کے ہو گئے۔ جہاں بادشاہ بیوقوف کو کہا جائے گا وہاں بادشاہ کا ادب کہاں رہے گا اور جب بادشاہ کا ادب مٹ گیا تو حکومت بھی تباہ ہو گئی۔ اسی طرح علماء اور بزرگوں کا ادب (-) دلوں سے اس طرح اٹھا کہ حضرت کا لفظ جو ان کے متعلق استعمال ہوتا تھا وہی لفظ شریروں اور بدمعاشوں کے متعلق بھی استعمال کرنے لگ گئے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ علماء کا ادب مٹ گیا اور ان کی بے ادبی شروع ہو گئی اسی طرح دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کے لفظ کی بے ادبی سے (-) کس طرح تباہی اور بربادی آئی ہے۔ جب کسی کے پاس کچھ نہ رہے تو کہتے ہیں اب تو اللہ ہی اللہ ہے یعنی ان کے نزدیک اللہ کے معنے صفر کے ہیں۔ ان کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا اللہ ان کے مدنظر ہے۔ یا حضرت ابو بکرؓ والا اللہ ان کے ذہن میں ہے جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک موقعہ پر جبکہ وہ اپنا سارا مال خدا کی راہ میں دینے کے لئے آئے تھے پوچھا تھا کہ آپ گھر میں کیا چھوڑ آئے ہیں۔ تو انہوں نے کہا تھا اللہ۔ یہ بالکل اور رنگ تھا لیکن (-) جب یہ کہتے ہیں کہ اب اللہ ہی اللہ ہے تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں کہ اب کچھ بھی نہیں رہا۔ غرض اس رنگ میں اللہ کے لفظ کے استعمال کا یہ نتیجہ ہوا کہ لوگوں کے دلوں سے خدا تعالیٰ پر ایمان اٹھ گیا اور ان میں دہریت آگئی۔ پس اس بات کو اچھی طرح یاد رکھو کہ ادب اور احترام کے الفاظ کبھی گندی اور بری جگہ استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ ورنہ قابل احترام چیزوں کا ادب بھی اٹھ جائے گا۔ اور اس کا نتیجہ سوائے تباہی اور بربادی کے اور کچھ نہیں ہو گا۔ اسی طرح آیت۔ معجزہ۔ کرامت۔ نبی۔ رسول۔ شہید وغیرہ تمام الفاظ تمہارے نزدیک بڑے معزز و مکرم ہونے چاہئیں۔ ورنہ اگر ان الفاظ کا ادب اٹھ گیا تو پھر ان لوگوں کا ادب بھی اٹھ جائے گا جن کے متعلق یہ الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح اباحت اور بے دینی پیدا ہو جائے گی۔ حضرت مسیح موعود ہمیشہ فرمایا کرتے تھے الطریقہ کلھا ادب۔ یعنی روحانیت کی تمام تر بنیاد ادب پر ہے۔ اگر ادب ملحوظ نہ رکھا جائے یا ایسے الفاظ استعمال کر لئے جائیں جو ذومعنین ہوں تو بعض دفعہ اس کا نہایت خطرناک نتیجہ نکلتا ہے۔

انشاء اللہ خان انشاء ایک بہت بڑے شاعر تھے۔ اور ہمیشہ اس امر کی کوشش کیا کرتے تھے کہ بادشاہ کی تعریف میں دوسروں سے بڑھ کر بات کہیں۔ ایک دن دربار میں بادشاہ کی تعریف ہونے لگی۔ تو کسی نے کہہ دیا کہ ہمارے بادشاہ بڑے نجیب ہیں۔ انشاء اللہ خان نے فوراً کہا۔ نجیب کیا حضور تو انجب ہیں۔ اب انجب کے ایک معنے تو زیادہ شریف کے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے ایک معنے لونڈی زادہ کے بھی ہیں۔ اتفاق یہ ہوا کہ بادشاہ تھا بھی لونڈی زادہ۔ تمام دربار میں سناٹا چھا گیا۔ اور سب کی توجہ لونڈی زادہ والے مفہوم کی طرف پھر گئی۔ بادشاہ کے دل میں بھی یہ بات بیٹھ گئی۔ اور انشاء اللہ خان کو اس نے قید کر دیا اور آخر اسی قید میں انہیں جنون ہو گیا اور وہ مر گئے غرض اللہ تعالیٰ مومنوں کو ہدایت دیتا ہے کہ دیکھو تم (-) ایسے طریق جن سے خدا کے رسول کی بے ادبی ہوتی ہو بچو۔

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 92-93)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

روزنامہ الفضل ربوہ- پبلشر آغا سیف اللہ- پرنٹر قاضی منیر احمد- مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ- قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرخ سلمانی

دلبر مرا یہی ہے نمبر16

سیرۃ النبی کے دلکش پہلو

دائیں جانب کا لحاظ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

میں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک بکری کا جو گھر میں رہتی تھی دودھ دوہا اور اس کے بعد دودھ میں اس کنویں سے پانی ملایا جو میرے گھر میں تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو وہ پیالہ دیا گیا۔ اس وقت آپؐ کے بائیں جانب حضرت ابوبکرؓ اور دائیں جانب ایک اعرابی تھا آپؐ نے اس میں سے کچھ پیا۔ پھر جب پیالہ منہ سے ہٹایا تو حضرت عمرؓ نے اس خوف سے کہ کہیں اس اعرابی کو جو آپؐ کے دائیں جانب بیٹھا تھا نہ دے دیں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ابوبکرؓ آپ کے پاس بیٹھے ہیں انہیں دے دیجئے گا۔ لیکن آپؐ نے اس اعرابی کو جو آپؐ کے دائیں جانب بیٹھا تھا وہ پیالہ دیا اور فرمایا کہ دایاں دایاں ہی ہے۔

(صحیح بخاری کتاب المساقاۃ باب من رآی صدقۃ الماء)

غریبوں کا حامی

حضرت سہل بن حُنیفؓ بیان کرتے ہیں کہ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم غرباء اور مساکین کی عیادت کے لئے جایا کرتے تھے اور ان کا دھیان رکھتے تھے۔

چنانچہ ایک غریب عورت بیمار ہوئی تو حضورؐ اس کی عیادت کے لئے جاتے رہے۔ اور جب اس کا آخری وقت آیا تو حضورؐ نے صحابہؓ سے فرمایا جب یہ فوت ہو جائے تو مجھے اطلاع کرنا میں اس کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

وہ عورت رات کو فوت ہوئی تو صحابہ نے حضورؐ کی تکلیف کے خیال سے انہیں اطلاع نہیں کی اور جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا۔ صبح حضورؐ کو خبر ملی تو حضورؐ ناراض ہوئے اور اس کی قبر پر جا کر جنازہ پڑھایا۔

(موطا امام مالک۔ کتاب الجنائز باب التکبیر علی الجنائز)

حلم اور صبر

حضرت ابوسعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک بدوی آیا اور حضورؐ سے اپنے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ اور اس بارہ میں اس نے بڑی بدتمیزی کی اور کہنے لگا اگر آپ میرا قرض ادا نہیں کریں گے تو میں آپ کو بہت تنگ کروں گا۔ صحابہ نے اس کو منع کیا اور کہا تو جانتا نہیں کس سے کلام کر رہا ہے۔ اس نے کہا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا تم نے مستحق کا ساتھ کیوں نہیں دیا۔ پھر آپؐ نے حضرت خولہ بنت قیس کو پیغام بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کھجوریں ہیں تو اس کا قرض ادا کر دو۔ جب ہمارے پاس کھجوریں آئیں گی تو ہم تمہیں ادا کر دیں گے۔

حضرت خولہ نے بڑی خوشی سے اس اعرابی کا قرض ادا کیا اور اسے کھانا بھی کھلایا۔

اس شخص نے حضورؐ کے پاس آکر کہا آپ نے پوری ادائیگی کی اللہ آپ کو پورا اجر دے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الصدقات باب لصاحب الحق سلطان)

دوسری روایات میں ہے کہ پہلے وہ شخص کافر تھا مگر آپ کے اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور اس نے کہا کہ میں نے آپ جیسا صابر اور کوئی نہیں دیکھا۔

(انجاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ صفحہ 177 از عبدالغنی دہلوی۔ مطبع علیمی دہلی)

آیت الکرسی (منظوم)

حضرت میر ناصر نواب صاحب

اللہ تو ہی ہے ایک موجود
جز تیرے نہیں ہے کوئی معبود

ہیں تیری صفات حیّ و قیوم
سب اور ہیں تیرے آگے معدوم

تو اونگھتا ہے نہ تو ہے سوتا
ہنستا تو ہے پر نہیں ہے روتا

مالک ہے زمین و آسماں کا
خالق ہے مکین اور مکاں کا

کر سکتا ہے کون وہاں سفارش
بے اذن نہیں ہے یاں سفارش

تو بندوں کا حال جانتا ہے
کُل اگلا پچھلا تجھ پہ وا ہے

ہیں علم سے تیرے بے خبر سب
پاتا نہیں کوئی تیرا مطلب

ہاں جس کو تُو چاہے کچھ سکھا دے
جتنے کی ضرورت ہو بتا دے

ہے ایسی وسیع تیری کرسی
حاوی ہے زمین و آسمان کی

باجاہ و جلال ہے تو محافظ
ان دونوں کا تو ہی ہے محافظ

تھکتا نہیں تو محافظت سے
برتر ہیں سمجھ سے وصف تیرے

ہے تو ہی علیّ تو ہی ہے اعلا
ہے تو ہی عظیم تو ہی والا

درکار نہیں وزیر تجھ کو
مطلوب نہیں مشیر تجھ کو

صدمہ نہ تجھے نہ کوئی غم ہے
سب کی تیرے آگے پُشت خم ہے

(از گلدستہ حمد۔ مطبع افضل المطابع 1896ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسوہ حسنہ

عبدالسمیع خان

عبد شکور کی دلگداز باتیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکر گزاری

آنحضرت ﷺ اپنے رب کی صفت شکور کے بھی مظہر اتم تھے آپ کی سرشت شکر گزاری کے خمیر سے گوندھی گئی تھی۔ ہر احسان کی قدر اور اس پر شکریہ کے جذبات آپ کی ذات مبارک میں مسلسل تیز دھاروں کی طرح بہتے نظر آتے ہیں۔

خدا کا شکر

آپؐ پر حقیقی اور واقعی احسان خدا تعالیٰ کا تھا جس نے آپ کو بلند ترین مقام عطا فرمایا۔ آپؐ نے اس کی عبودیت اور ربندگی کا حق ادا کر دیا۔

وہ عبادت جو دوسروں کے لئے فرض کا رنگ رکھتی ہے آپ کے لئے بمنزلہ غذا کے تھی۔

عبد شکور

حضور ﷺ راتوں کو عبادت میں اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ پاؤں سوج جاتے۔ صحابہ عرض کرتے کہ آپ اتنی عبادت کیوں کرتے ہیں آپؐ کے تو اگلے پچھلے گناہ اللہ نے معاف کر رکھے ہیں۔ تو آپؐ فرماتے کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

(بخاری کتاب التہجد۔ باب قیام النبی اللیل)

آپ کے تعلق باللہ کے سارے جذبے اسی شکر گزاری اور وفاداری کے گرد گھومتے ہیں۔

انسانوں کی شکر گزاری

انسانوں کے لئے آپ سراپا سپاس تھے جس کسی نے آپ کی ذرہ بھر بھی خدمت کی یا کسی طرح کوئی فائدہ پہنچایا حضور نے اس کی قدر افزائی کی اور اس کی نیکی سے بڑھ کر اسے صلہ دیا۔

انسانوں میں سے کسی کے احسان کو آپ نے بغیر بدلہ کے نہیں چھوڑا۔ خدمت کرنے والے سے ہزاروں گنے بڑھ کر اسے صلہ دیا۔ مگر پھر بھی اس کا ذکر محسن کے طور پر کرتے رہے۔

حضرت ابو بکرؓ رسول کریم ﷺ کا تراشا ہوا ہیرا تھے۔ اور آپؐ نے انہیں ابدالآباد تک کی روحانی زندگی بخش دی ہے مگر ان کے احسانات کا ذکر ہمیشہ ایک خاص پیار کے ساتھ فرماتے رہے۔

حضرت ابو بکرؓ

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آغاز اسلام سے ہی خاص قربانیوں اور خدمات کی توفیق پائی تھی اس لئے حضورؐ ہمیشہ ان کی خدمات کو یاد رکھتے اور قدر فرماتے تھے۔

ایک دفعہ ایک اور صحابی سے حضرت ابو بکرؓ کا اختلاف ہو گیا۔ حضور کو پتہ لگا تو فرمایا

جب اللہ نے مجھے تمہاری طرف مبعوث کیا تو تم سب نے مجھے جھوٹا کہا اور ابو بکرؓ نے میری سچائی کی گواہی دی اور اپنی جان اور مال سے میری مدد کی۔ کیا تم میرے اس ساتھی کی دلآزاری سے باز نہیں رہ سکتے۔

اپنی وفات کے قریب عرصہ میں فرمایا

لوگوں میں سے اپنی ہمہ وقت موجودگی اور مال کے ساتھ مجھ پر سب سے زیادہ احسان ابو بکر نے کیا ہے۔

پھر فرمایا

مسجد نبوی میں کھلنے والی تمام کھڑکیاں بند کر دی جائیں سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے

(بخاری کتاب المناقب باب فضائل ابی بکر)

حضرت خدیجہؓ

حضرت ابو بکرؓ جیسا ہی معاملہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ پیش آیا حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ

حضور ﷺ جب بھی حضرت خدیجہؓ کا ذکر فرماتے تو بہت تعریف کرتے۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان سے بہتر بیویاں عطا کی ہیں۔ تو آپؐ نے فرمایا جب لوگوں نے مجھے جھٹلایا تھا تو خدیجہ نے مجھے قبول کیا جب لوگوں نے میرا کفر کیا تو وہ ایمان لائیں جب لوگوں نے مجھے مال سے محروم کر دیا تھا انہوں نے مال سے میری مدد کی اور اللہ نے انہی سے مجھے اولاد بھی عطا فرمائی۔

اس لئے در حقیقت ان کا کوئی بدل نہیں ہے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 ص 117 المکتب الاسلامی۔ بیروت)

نجاشی

آنحضرت ﷺ کے بعض مظلوم صحابہ اور صحابیات مکہ سے ہجرت کر کے حبشہ گئے تھے جہاں کے بادشاہ نجاشی نے ان کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا تھا۔

ایک دفعہ نجاشی کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ آیا تو حضور نے اس وفد کو ذاتی مہمان بنایا صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ ان کی خدمت ہمارے سپرد کیجئے تو حضورؐ نے فرمایا۔

ان لوگوں نے میرے صحابہ کی خدمت کی تھی میں اس کا بدلہ چکانا چاہتا ہوں۔

(شرح المواہب اللدنیہ زرقانی جلد 4 ص 266 دار المعرفہ بیروت۔ 1993ء)

انصار مدینہ

رسول کریم ﷺ کی نبوت کے 13 ویں سال حضور کی ہجرت سے قبل مدینہ سے 70 لوگوں نے حضور کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور عہد کیا کہ جب حضور مدینہ تشریف لائیں تو ہم اپنی جانوں کی طرح حضور کی حفاظت کریں گے۔

اس موقع پر ایک صحابی نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ مدینہ کے یہود کے ساتھ ہمارے پرانے تعلقات ہیں۔ آپ کا ساتھ دینے سے وہ منقطع ہو جائیں گے۔ ایسا نہ ہو کہ جب اللہ آپ کو غلبہ دے تو آپ ہمیں چھوڑ کر مکہ واپس آ جائیں حضورؐ نے فرمایا

نہیں نہیں۔ ہرگز ایسا نہیں ہو گا۔ تمہارا خون میرا خون ہو گا تمہارے دوست میرے دوست اور تمہارے دشمن میرے دشمن۔

(سیرت ابن ہشام مجلد 2 ص 85۔ مطبع مصطفیٰ مصر۔ 1936ء)

چنانچہ مدینہ جانے کے بعد حضور کو اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان فتوحات عطا فرمائیں اور آپؐ فاتحانہ شان کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے مگر! چند دن قیام کے بعد مدینہ واپس چلے گئے۔ اور وہیں دفن ہونا پسند فرمایا۔

جنگ حنین کے بعد مال غنیمت کی تقسیم پر ایک انصاری نے اعتراض کیا تو حضورؐ نے انصار سے ایک دردناک خطاب کیا اور اس میں فرمایا

اگر تم یہ کہو کہ اے محمدؐ تو ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ تو جھٹلایا گیا تھا اور ہم نے اس وقت تیری تصدیق کی۔

اور تجھے تیری قوم نے چھوڑ دیا تھا ہم نے تیری مدد کی اور تجھے اپنوں نے دھتکار دیا تھا ہم نے اس وقت تجھے قبول کیا اور پناہ دی تھی۔ اور تو ہمارے پاس اس حال میں آیا کہ مالی لحاظ سے بہت کمزور تھا اور ہم نے تجھے غنی کر دیا اگر تم یہ کہو تو میں تمہاری تمام باتوں کی تصدیق کروں گا۔ اے انصار اگر لوگ مختلف وادیوں یا گھاٹیوں میں سفر کر رہے ہوں تو میں اسی وادی اور گھاٹی میں چلوں گا جس میں تم انصار چلو گے۔

اگر میرے لئے ہجرت مقدر نہ ہوتی تو میں تم میں سے کہلانا پسند کرتا تم تو میرے ایسے قریب ہو جیسے وہ کپڑے جو میرے بدن کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں۔ اور باقی لوگ میری اوپر کی چادر کی طرح ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 3 ص 76)

مطعم بن عدی

جنگ بدر کے موقعہ پر جب مکہ کے قیدی حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کئے گئے تو حضور نے فرمایا

اگر آج مطعم بن عدی زندہ ہوتا اور مجھ سے ان لوگوں کی سفارش کرتا تو میں ان کو یونہی چھوڑ دیتا۔

(بخاری کتاب المغازی باب غزوہ بدر)

اس مطعم بن عدی کا تعارف حسب ذیل ہے

مطعم بن عدی مکہ کا ایک شریف آدمی تھا۔ گو اس کو اسلام قبول کرنے کی توفیق نہیں ملی مگر اس کو بعض مواقع پر حضور ﷺ کی مدد کی سعادت حاصل ہوئی۔ جس کو حضور ﷺ نے ہمیشہ یاد رکھا اور اس کی قدر کرتے رہے۔

حضور ﷺ کی نبوت کے ساتویں سال قریش مکہ نے مسلمانوں کے خلاف ایک معاہدہ تحریر کیا جس کے تحت حضورؐ اور تمام افراد بنو ہاشم اور بنو مطلب کو (سوائے ابو لہب کے) شعب ابی طالب میں محصور کر دیا گیا۔ یہ سلسلہ تین سال جاری رہا اور محصورین کو شدید مشکلات سے دوچار ہونا پڑا۔

تین سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت سے رہائی کے سامان پیدا کئے اور قریش کے چند لوگوں نے اس معاہدہ کے خلاف آواز بلند کی جن میں مطعم بن عدی بھی شامل تھا اور ابو جہل کی سخت مخالفت کے باوجود مطعم بن عدی نے وہ معاہدہ پھاڑ دیا۔ اور پھر دیگر ساتھیوں کے ہمراہ ہتھیار لگا کر شعب ابی طالب میں گئے اور محصورین کو آزاد کرایا

(سیرت ابن ہشام جلد 2 ص 16 حدیث نقض الصحیفہ مطبع مصطفیٰ مصر۔ 1936ء طبقات ابن سعد جلد اول ص 210۔ بیروت 1960ء)

شعب ابی طالب سے آزادی کے بعد حضور طائف تشریف لے گئے۔ مگر دشمنوں نے آپؐ سے بہت برا سلوک کیا۔ اور آپ کو مکہ واپس آنا پڑا۔

ان حالات میں مکہ والوں کے زیادہ دلیر ہو جانے کا اندیشہ تھا اس لئے آپؐ نے مکہ کے کئی سرداروں کو یہ پیغام بھیجا کہ مکہ میں داخل ہونے کے لئے مجھے پناہ دو مگر سب نے انکار کر دیا۔ آخر مطعم بن عدی نے حضور ﷺ کی مدد کی حامی بھری اور بیٹوں اور رشتہ داروں کے ساتھ تلواروں سے مسلح ہو کر حضور کو مکہ آنے کی دعوت دی۔ ان کی حفاظت میں حضورؐ تشریف لائے اور خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ اس موقع پر بھی اس نے ابو جہل کی دشمنی اور دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہیں کی۔

(سیرت ابن ہشام جلد 2 ص 20۔ حدیث نقض الصحیفہ۔ مطبع مصطفیٰ مصر۔ 1936ء)

مطعم بن عدی کفر کی حالت میں ہی فوت ہوا مگر حضور ﷺ اور آپ کے ساتھیوں نے اس کی تاریخی خدمات کو بھلایا نہیں۔ اس کی موت پر حضرت حسان بن ثابتؓ نے اس کی مدح میں زور دار اشعار کہے جو ان کے دیوان میں اب تک محفوظ ہیں۔

ان دونوں مذکورہ مواقع پر حضور ﷺ کی حیثیت قیدی کی سی تھی جس سے آزاد کرانے میں مطعم نے اہم کردار ادا کیا تھا اس لئے بدر کے قیدیوں کی آزادی کے وقت آپ نے مطعم کی سفارش قبول کرنے کا ذکر فرمایا۔ اور عملاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب کو آزاد کر دیا گیا۔

عبداللہ بن ابی بن سلول

آنحضرت ﷺ کے چچا حضرت عباس جنگ بدر میں قیدی ہو کر آئے۔ ان کو ایک قمیص کی ضرورت تھی۔ حضور نے ان کے لئے ایک قمیص مہیا کرنے کی خواہش کی۔ مگر حضرت عباس کا قد لمبا تھا اور کسی صحابی کی قمیص انہیں پوری نہ آسکتی تھی۔ منافقوں کے سردار عبداللہ بن ابی بن سلول کا قد ان کے برابر تھا۔ اس نے اپنی قمیص حضرت عباس کو دے دی۔

(بخاری کتاب الجہاد باب الکسوۃ للاساری)

عبداللہ بن ابی سلول نے بعد میں بڑے فتنے پیدا کئے مگر حضورؐ نے ہر موقعہ پر اسے معاف فرمایا اور بہت فائدے پہنچائے مگر اس کی یہ خدمت نہ بھولے۔

جب فوت ہوا تو اس کے بیٹے نے درخواست کی کہ حضورؐ میرے والد کو اپنی قمیص پہنا دیں تاکہ اس کی برکت سے خدا اس پر رحم فرمائے۔ تو حضورؐ نے اس کی درخواست کو قبول فرمایا اور اس کی قبر پر تشریف لائے۔ جبکہ اس کی لاش قبر میں رکھی جا چکی تھی مگر مٹی نہیں ڈالی گئی تھی۔

حضور نے فرمایا کہ اس کا جسم باہر نکالا جائے۔ پھر اس کو اپنی قمیص پہنائی اور اس قمیص کے ساتھ ہی اسے دفن کیا گیا۔

(بخاری کتاب الجنائز باب ھل یخرج المیت من القبر)

ہر درود پڑھنے والا

حضور ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے منشا سے قبولیت دعا کے لئے درود شریف پڑھنا ضروری قرار دیا۔ جس میں حضورؐ کی بلندی درجات اور رحمتوں اور برکتوں کے لئے دعا کی جاتی ہے۔

مگر اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں یہ دعا کر کے حضورؐ پر احسان کر رہا ہوں کیونکہ اس دعا کا بدلہ بہت زیادہ بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی طرف سے دے دیا جاتا ہے اور باقی برکات تو الگ ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔

جو شخص میرے لئے ایک بار درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس گنا برکات مقدر کر دیتا ہے۔

(مسلم کتاب الصلوۃ باب القول مثل قول المؤذن)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

○ "پس نوجوانوں اور ان کو جو پہلے دور میں (تحریک جدید میں) حصہ نہیں لے سکے خاص طور پر توجہ کی ضرورت ہے۔ ہر شخص اپنے باپ بیٹے اور بھائی اور دوست کو ہر بیوی اپنے خاوند کو اور ہر خاوند اپنی بیوی کو توجہ دلائے کہ جس نے پہلے حصہ نہیں لیا۔ وہ اب حصہ لے اور جس نے حصہ لیا تھا وہ زیادہ حصہ لے تا ان کا انجام ان کی ابتدا سے اچھا ہو۔"

مکرم عبدالاعلیٰ نجم الثاقب صاحب

پہاڑ جامد نہیں متحرک ہیں

سورۃ نمل کی آیت 89 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

"اور تو پہاڑوں کو اس صورت میں دیکھتا ہے کہ وہ اپنی جگہ ٹھہرے ہوئے ہیں حالانکہ وہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی صنعت ہے جس نے ہر چیز کو مضبوط بنایا ہے اور وہ تمہارے اعمال سے خوب خبردار ہے۔"

عام طور پر اس کے معنی یہ کیے جاتے ہیں کہ زمین چونکہ اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے اس لئے اس کی سطح پر موجود پہاڑ بھی اس کے ساتھ ہی گھومتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ معنی بھی بلاشبہ قرآن کریم کی اعجازی شان کو ظاہر کرتے ہیں کیونکہ چودہ سو سال قبل تو یہ تصور ہی نہیں تھا کہ زمین گول ہے اور گھوم رہی ہے بلکہ یہ سمجھا جاتا تھا کہ زمین ایک وسیع میدان ہے اور ایک جگہ کھڑی ہے اور سورج چاند وغیرہ اس کے گرد حرکت کر رہے ہیں۔ اس وقت یہ کہنا کہ پہاڑ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں یہ علیم و خبیر خدا کی ہستی کا ایک بین ثبوت ہے۔

"ایک نیا پہلو"

اس وقت میں جو پہلو بیان کرنا چاہتا ہوں وہ اللہ کی حیرت انگیز صنعت کا ایک اور رنگ آپ کے سامنے کھول دے گا۔

کائنات میں پائی جانے والی تمام مادی اشیاء چھوٹے چھوٹے ذرات سے مل کر بنی ہوئی ہیں۔ ان ذرات کو ایٹم (Atom) کہا جاتا ہے۔ پہاڑ' دریا' درخت' انسان' پودے غرض جس چیز کا بھی آپ تصور کر سکتے ہیں وہ ایٹموں کے ملنے سے ہی بنتی ہے۔ آپ کے گھر میں اور ماحول میں' سوئی سے لے کر ہاتھی تک ہر چیز ایٹموں کا مجموعہ ہے۔ ایٹم کیا ہے؟ ایٹم ایک چھوٹا سا ذرہ ہے جسے ہم دیکھ نہیں سکتے۔ اس چھوٹے سے ذرے Atom میں مزید چھوٹے ذرات ایک مرکز کے گرد انتہائی تیز رفتاری سے چکر لگا رہے ہیں۔ ان چکر لگانے والے ذرات کو الیکٹران Electron کہا جاتا ہے۔ الیکٹران ایٹم میں اتنی تیز رفتاری سے گھوم رہے ہیں کہ ہم اگر ایٹم کو دیکھ سکیں تو وہ ہمیں بس ایک بادل سا نظر آئے گا۔ جیسے کوئی پنکھا جب بہت تیز گھومتا ہے تو ہمیں اس کے پر نظر نہیں آتے بلکہ ایک بادل سا نظر آتا ہے۔ اسی طرح ایٹم کے اندر الیکٹران کے گھومنے سے جو بادل بنتا ہے اسے سائنس کی زبان میں الیکٹران کا بادل (Electronic Cloud) ہی کہا جاتا ہے۔ گویا اگر آپ کسی ایک ایٹم کو دیکھنے کے قابل ہو جائیں تو وہ آپ کو ایک بادل ہی نظر آئے گا۔

اب آیئے پہاڑ کی طرف۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ پہاڑ ایٹموں کے ملنے سے بنا ہے۔ چشم تصور میں آپ دیکھیں کہ اگر ہم ایٹموں کو یعنی چھوٹے چھوٹے بادلوں کو ملاتے جائیں تو وہ ایک بڑا بادل بنتا جائے گا۔ اس طرح پر ہر پہاڑ گویا ایک بادل ہے۔ اگرچہ ہم پہاڑوں کو اپنی جگہ ٹھہرا ہوا (جامد) دیکھتے ہیں لیکن اصل میں' جیسا کہ اوپر کی بحث سے ثابت ہے وہ جامد نہیں بلکہ بادلوں کی طرح چل رہے ہیں۔ یعنی ان کے اندر ایٹموں میں ہمہ وقت الیکٹران اس طرح حرکت میں ہیں کہ باوجود اس کے کہ ہم انہیں جامد ہی دیکھتے ہیں وہ ہرگز جامد نہیں بلکہ متحرک (Dynamic) ہیں۔ اگر کسی قاری کی سمجھ میں یہ بات نہ آئے کہ پہاڑ کس طرح متحرک ہیں تو وہ پریشان نہ ہوں کیونکہ خدا خود فرماتا ہے کہ "تو انہیں جامد دیکھتا ہے"۔ آج سے چودہ سو سال قبل یہ اعلان ایک حیرت انگیز اعلان تھا جو کسی انسانی ذہن کے کسی دور کے گوشے میں بھی نہیں آسکتا تھا۔ اس وقت کا انسان یہ اعلان سن کر حیران تو ضرور ہوا ہو گا مگر خدا فرماتا ہے حیران مت ہو "یہ اللہ کی صنعت ہے۔"

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر ہر چیز ایٹموں سے مل کر بنی ہے تو پھر تو ہر چیز ہی ایک بادل کی کیفیت میں (Dynamic) ہے پھر یہاں صرف پہاڑ کا ذکر کیوں کیا گیا؟ اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ دنیا میں پہاڑ' بلندی' عظمت اور مضبوطی اور شکوہ کی علامت ہے اور اگر پہاڑوں کا ہی یہ حال ہے کہ باوجود اتنے مضبوط اور مستحکم ہونے کے وہ محض ایک بادل کی طرح ہے تو باقی تمام چیزوں کے بیان کی پھر حاجت ہی نہ رہی۔ گویا ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں۔ قارئین کی دلچسپی کے لئے یہاں یہ بھی بیان کرتا چلوں کہ پہاڑ (اور تمام مادی اشیا) کے اندر (اس کے ایٹموں میں) اتنی خالی جگہ ہے کہ اگر ہم وہ خالی جگہ نکال دیں تو کوہ ہمالیہ کے اندر جتنا بھی مادہ ہے وہ سارے کا سارا سوئی کے ناکے میں سما جائے!! اور اگر ہم پوری کائنات کا مادہ سکیڑ دیں تو وہ محض ایک سیب جتنی جگہ گھیرے گا۔ پس ہر چیز خلا سے بھری ہوئی ہے اللہ کی صنعت نے اسے مختلف سائز اور شکلیں دی ہیں۔ پہاڑ بھی حقیقت میں خلا ہی خلا ہے۔ جس کے اندر چھوٹے چھوٹے ذرات گھوم رہے ہیں۔

"مادے (Matter) کی ہیئت کا نیا امکانی نظریہ"

اس آیت مبارکہ سے ایک اور خیال بھی ابھرتا ہے جو اگر درست ہوا تو جلد یا بدیر سائنس بھی اس تک پہنچ جائے گی۔ اس آیت میں فرمایا گیا ہے کہ "تو پہاڑوں کو جامد خیال کرتا ہے" تیرا خیال درست نہیں۔ وہ جامد نہیں ہیں۔ جمود ایک صفت ہے جو ہر مادی چیز میں پائی جاتی ہے۔ جس چیز میں جمود ہو گا وہ مادی ہو گی۔ اگر کسی چیز میں جمود نہیں تو وہ مادی نہیں۔ اب اگر پہاڑ "جامد" نہیں تو گویا وہ مادی بھی نہیں۔ آیئے دیکھیں یہ کس طرح ممکن ہے؟

پہاڑ ایٹموں سے مل کر بنا ہے۔ گزشتہ صدی میں ڈالٹن (John Dalton) نامی سائنسدان نے یہ تصور پیش کیا تھا کہ تمام اشیاء ایٹموں سے مل کر بنتی ہیں۔ اس کے خیال میں ایٹم کو مزید ذرات میں تقسیم کرنا ناممکن تھا۔ لیکن اس کا خیال غلط تھا! بعد میں بعض سائنسدانوں نے ثابت کیا کہ ایٹم کسی بھی چیز کا سب سے چھوٹا ذرہ نہیں بلکہ یہ مزید چھوٹے ذرات سے مل کر بنا ہے جنہیں الیکٹران (Electron) پروٹان (Proton) اور نیوٹران (Neutron) کہتے ہیں۔ کچھ عرصہ تک بات یہیں تک رہی پھر پتہ چلا کہ ان کے علاوہ اور بہت سے ذرات بھی ہیں جو ایٹم کے اندر موجود ہیں۔ (جن میں سے ایک غالباً ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی تحقیق کے نتیجے میں سامنے آیا تھا)۔ چنانچہ اب تک 30 سے زائد ایسے ذرات (Sub-Atomic Particles) دریافت ہو چکے ہیں۔ پھر بات اور آگے بڑھی اور سائنسدانوں نے کہا ہماری نظر کا قصور تھا اب ہمیں صاف دکھائی دے رہا ہے کہ یہ جو انتہائی چھوٹے ذرات الیکٹران پروٹان اور نیوٹران وغیرہ ہیں یہ دراصل مزید در مزید چھوٹے ذرات سے مل کر بنے ہیں۔ اور بعید نہیں کہ کل کو بات اور آگے بڑھے اور یہ جو مزید در مزید چھوٹے ذرات ہیں پتہ لگے کہ یہ مزید چھوٹے ذرات سے مل کر بنے ہیں اور بالآخر پتہ لگے کہ آخر الذکر ذرات ہیں ہی نہیں بلکہ توانائی (Energy) کی ایک شکل (Compact Form) ہے جو ہمارے "حساب کتاب" میں ذرات نظر آتے ہیں۔

یوں آیت مذکورہ کا مضمون پوری طرح آشکار ہو گا۔

کیونکہ جب تک پہاڑ کی ساخت (Structure) میں ایک ذرہ بھی موجود ہے اس میں جمود ہو گا۔ لیکن چونکہ پہاڑ جامد نہیں اس لئے وہ محض توانائی کا ایک بادل ہے جو اللہ کی صنعت سے مضبوط بنایا گیا ہے۔

میرا یہ خیال اور استدلال ہرگز بعید از قیاس نہیں کیونکہ سائنسدان اس نظریے کو مانتے ہیں کہ کائنات کے آغاز سے قبل مادے کا کوئی وجود نہیں تھا بلکہ صرف توانائی (Energy) ہی کسی شکل میں موجود تھی۔ لہٰذا عین ممکن ہے کہ ہم جس چیز کو مادہ (Matter) بنائے بیٹھے ہیں وہ بالآخر توانائی ہی نکلے۔ (واللہ اعلم)

نہ سد راہ بنے بحر و بر نہ دشت و جبل
ہم ایسے عزم سے نکلے قدم اٹھائے ہوئے
حصولِ قرب کی عرفان کی تمنا ہے
غمِ فراق کے ہاتھوں ہیں ہم ستائے ہوئے
جہاں جہاں بھی گئے ہم ہمارے ساتھ رہے
تمہاری یاد کے سائے دلوں پہ چھائے ہوئے
(بہار جاوداں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابوفائز

دارالشیوخ کا باغبان

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی یتیم پروری کی ایمان افروز مثالیں

یہ میرا باغ ہے

دارالشیوخ کے بارے میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی ایک خاص یادگار دارالشیوخ تھی۔ جس میں غریب اور معذور بچے بلکہ بعض بوڑھے بھی کافی تعداد میں رہتے تھے۔ اور حضرت میر صاحب اپنی پرائیویٹ کوشش کے ذریعہ ان کے اخراجات وغیرہ مہیا کر کے انہیں تعلیم دلاتے تھے۔ اور اپنے عزیزوں کی طرح ان کی دیکھ بھال کرتے تھے۔ اور نابینا بچوں کو قرآن مجید کے حفظ کرانے کا انتظام بھی کرتے تھے۔"

دارالشیوخ کیا تھا؟

جماعت کے معذور، بوڑھے، مفلوک الحال، غرباء نابینا، بیوگان اور یتیم بچوں کی پرورش کے لئے حضرت میر صاحب نے ایک ادارہ دارالشیوخ کے نام سے جاری کیا ہوا تھا۔ بعض لوگ مختلف گھروں میں بھی رہتے تھے۔ ان سب کا خرچ ایک بوری آٹا ہر روز کا تھا۔ ایک وسیع مکان بھی ان کے لئے کرایہ پر لیا ہوا تھا۔ جس میں سکولوں اور جامعہ میں پڑھنے کے قابل طلباء رہا کرتے تھے۔ اور ان بچوں کی ہر طرح کی ضرورت پوری کرنے کی پوری پوری کوشش فرمایا کرتے تھے۔ بچوں کی نگہبانی کے لئے ایک مہتمم دارالشیوخ بھی مقرر تھا۔ ان سے متعلق آپ کے واقعات الفرقان ستمبر 61ء سے لئے گئے ہیں۔

غریب پروری آپ کی عادت ثانیہ تھی

مولوی محمد اسماعیل ذبیح صاحب بیان کرتے ہیں۔

"آپ کو غریب پروری کا اس قدر خیال تھا۔ کہ گویا یہ چیز آپ کی عادت ثانیہ بن چکی تھی۔ غرباء کی ایک فہرست آپ اپنے ہاتھ سے تیار کر کے اپنے پاس رکھتے تھے۔ دارالشیوخ کے کام میں اس قدر دلچسپی لیتے تھے کہ جیسے یہ غرباء آپ کے اپنے بچے ہوں۔ ایک دفعہ دھرمکوٹ رندھاوا سے دو بچے (جمال دین، کمال دین) آپ کے پاس لائے گئے۔ ان کا والد فوت ہو چکا تھا۔ آپ نے دونوں بچے مجھے دے کر فرمایا کہ امی جان کے پاس لے جاؤ۔ ایک بچے کو میں نے اٹھایا اور ایک دوسرے آدمی سے اٹھوا کر آپ کے مکان پر لے گئے۔ حضرت امی جان نے دونوں بچوں کو غسل دیا۔ اور پھر صاف کپڑے پہنائے۔ ان کے سر پر رومی ٹوپیاں پہنائیں۔ اور مردانے دروازے سے میرے سپرد کر کے فرمایا انہیں میر صاحب کو جا کر دکھاؤ۔ یہ پنجابی کشمیری بچے جو چند منٹ پہلے بڑی خستہ حالی میں تھے اب پہچانے نہیں جاتے تھے۔"

غرباء پر شفقت

"ایک دفعہ محلہ دارالرحمت کا ایک غریب آدمی آیا اور اس نے حضرت میر صاحب سے کچھ عرض کی۔ میر صاحب اندر تشریف لے گئے۔ ایک خالی کنستر اور ایک روپیہ اس کے حوالے فرمایا اور کہا کہ ہمارے لئے مکی کا آٹا لے آؤ۔ سستا زمانہ تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ آدمی کنستر بھر کر پیلی مکی کا آٹا لے آیا۔ آپ نے فرمایا میاں! اسے اپنے گھر لے جاؤ۔"

یتامیٰ کی پناہ گاہ

شیخ مبارک احمد صاحب آپ کے بارہ میں لکھتے ہیں۔

وہ بہترین استاد تھے۔ وہ بہترین مربی تھے۔ وہ بہترین منتظم تھے۔ وہ بہترین مہمان نواز تھے۔ وہ بہترین دوست تھے۔ غریبوں، یتیموں اور مسکینوں کی پناہ گاہ تھے، محتاجوں، بیواؤں اور بے کسوں کے درد خواہ اور ہمدرد تھے۔ ان کی سفارش سے اگر کسی کا کوئی کام بن سکتا تو اس سفارش سے انہیں ہرگز دریغ نہ تھا۔ وہ سچ مچ اس بات پر یقین رکھتے تھے۔ اشفعوا توجروا حدیث اور کلام نبوی ان کا ہرا بھرا خوشبو سے بھرپور باغ تھا۔

شفقت علی خلق اللہ سے خاص لگاؤ

محتاجوں، بے سہارا افراد، یتامیٰ و مساکین کی خبر گیری اور ان کی پرورش سے آپ کو خاص لگاؤ اور دلچسپی تھی۔ "دارالشیوخ" کے نام سے اپنی ذاتی ذمہ داری پر آپ نے ایک مستقل شعبہ کھول رکھا تھا۔ جس میں بیسیوں محتاج، بے کس اور بے سہارا افراد کے علاوہ ایک بڑی تعداد یتامیٰ و مساکین کی پرورش پاتی تھی۔ نیم بورڈنگ کی صورت میں زیر تربیت نو عمر بچوں کی نگرانی کے لئے ایک باقاعدہ تنخواہ دار ٹیوٹر رکھا ہوا تھا۔ سب کے گزارے کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی جناب سے وافر سامان کر دیتا جو حضرت میر صاحب کی توجہ الی اللہ۔ شفقت علیٰ خلق اللہ کا نتیجہ تھا!!

"مدد" جسے حضرت میر صاحب مرحوم متعدد بار اپنی حسابی چٹوں میں استعمال فرماتے۔ بفضلہ تعالیٰ ہمیشہ ہی بھرپور رہی۔ آپ کی زندگی میں اس میں کبھی کمی نہیں آئی!!

مکرم حافظ عبدالعزیز صاحب جو قادیان کی بیت اقصیٰ کے مؤذن تھے۔ حضرت میر صاحب کے الطاف کریمانہ کے خود شاہد تھے۔ آپ کے اخلاق حسنہ کے نمونے حافظ صاحب نے بیان کئے۔ چند ایک خلاصۃً پیش ہیں۔

آؤ ہم دونوں مل کر کھائیں

حافظ عبدالعزیز صاحب بیان کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ یوم دعوت الی اللہ کے موقع پر حضرت میر صاحب مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ، طلباء اور دارالشیوخ کے یتامیٰ اور مساکین کے ہمراہ موضع ننگل باغباناں میں تشریف لے گئے۔ آپ نے سب ہمراہیوں کے لئے چنے بھنوا کر ان میں شکر ڈلوائی اور پلیٹوں میں ڈلوا کر تقسیم کرنے شروع کئے۔ میں بھی اس وقت موجود تھا۔ لیکن ذرا علیحدہ ہٹ کر کھڑا تھا۔ کیونکہ میں ننگل کی ڈھاب کے گندے پانی اور کیچڑ میں گر پڑا تھا۔ اور میرے کپڑے خراب اور بدبودار ہو گئے تھے۔ اور طبعی طور پر دوسرے احباب مجھ سے نفرت محسوس کر رہے تھے۔ حضرت میر صاحب نے میری اس حالت کو دیکھا چنوں کی ایک پلیٹ اٹھا کر مجھے ساتھ لیا اور ایک طرف بیٹھ کر فرمانے لگے۔ کہ عبدالعزیز! تمہیں کوئی اپنے ساتھ شامل نہیں کرتا۔ آؤ ہم دونوں مل کر کھائیں۔ اپنی حالت کو دیکھ کر اور حضرت میر صاحب کا مقام اور مشفقانہ سلوک دیکھ کر میری حالت عجیب تھی۔ اور دوسرے لوگ بھی مجھ پر رشک کر رہے تھے۔"

شدید نقاہت میں دورہ

قادیان

"حضرت میر صاحب کی زندگی کے آخری ایام کی بات ہے کہ آپ کی حالت بہت کمزور تھی۔ دارالشیوخ کا انچارج آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ دارالشیوخ کے بچوں، یتامیٰ اور مساکین نے صبح سے ناشتہ نہیں کیا۔ کیونکہ کھانے کا سامان سٹاک میں ختم ہو چکا تھا۔ لنگر والوں سے کئی دن پہلے سامان خورونوش ادھار لیا تھا۔ جو واپس نہ کیا جا سکا۔ اس لئے اب انہوں نے بھی مزید سامان عاریتاً دینے سے انکار کر دیا۔ یہ سنتے ہی حضرت میر صاحب باوجود شدید نقاہت اور کمزوری کے دو آدمیوں کے سہارے سے تانگہ پر سوار ہو کر قادیان کے بعض محلہ جات کے دورہ پر روانہ ہوئے۔ اور بعض مخیر اور مخلص احباب کو یتامیٰ اور مساکین کی خدمت کی اہمیت بتا کر اور ان کے ذریعہ سامان خورونوش اور لباس کا انتظام کر کے واپس لوٹے خدا تعالیٰ نے آپ کی سعی کو اس قدر مشکور فرمایا کہ چند گھنٹوں میں ہی اس قدر سامان جمع ہو گیا کہ سٹور کے کمرے بھر گئے اور تل دھرنے کی جگہ نہ رہی۔ حضرت میر صاحب کو اس سے بڑی خوشی اور تسکین ہوئی۔ الحمد للہ۔

اللہ کی خاطر باغ

"ایک دفعہ ایک معزز احمدی قادیان تشریف لائے۔ وہ بوجہ عدیم الفرصتی کے ایک گھنٹہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی ملاقات کے لئے آئے تھے۔ حضرت میر صاحب نے فوراً بھائی احمد دین صاحب ڈنگوی کی دکان سے ان کے لئے لسی اور ناشتہ کا انتظام کیا۔ اور ان کو ساتھ لے کر دارالشیوخ میں تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ جماعت کے یہ یتیم اور مسکین بچے ہیں۔ یہ میرا باغ ہے جو میں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر لگایا ہے۔ اس کی آبیاری میں آپ بھی حصہ لیں۔ وہ احمدی دوست چند منٹ میں آپ کی باتوں سے اس قدر متاثر ہوئے کہ مبلغ پانچ صد روپے کی رقم ان یتامیٰ کی اعانت کے لئے پیش کر دی۔"

دلداریاں

"ایک دفعہ دو نابینا طالب علم بازار میں آپ کے قریب سے گزرے اور روٹی اور سالن برتن میں لے جا رہے تھے۔ حضرت میر صاحب رستہ میں کسی دوست سے باتیں کر رہے تھے۔ اور آپ کا منہ دوسری طرف تھا۔ کہ ایک نابینا مع سالن کے برتن کے آپ سے ٹکرا گیا۔ سالن آپ کے کپڑوں پر جو آپ جمعہ کی نماز کے لئے بدل کر آئے تھے گر پڑا۔ اور وہ خراب ہو گئے۔ جب آپ کے صاحبزادہ میر محمود احمد صاحب (پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ) جو اس وقت کمسن تھے نے توجہ دلائی کہ ابا جان! آپ کے کپڑے سالن گرا کر اس حافظ نے خراب کر دیئے ہیں۔ تو آپ نے اس نابینا طالب علم پر بالکل اظہار خفگی نہ فرمایا۔ اتنا کہا کہ جب رستہ پر چلو تو اونچی آواز سے السلام علیکم کہتے جایا کرو تاکہ دوسروں کو آپ کے گزرنے کا علم ہوتا رہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ آپ کے سوانح حیات میں سینکڑوں ایسے واقعات ہیں جن سے آپ کے اوصاف و اخلاق کریمانہ کی نمایاں جھلک نظر آتی ہے۔ تاہم ان کے لئے علیحدہ کتاب کی ضرورت ہے آخر پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ارشاد پر یہ مضمون ختم کیا جاتا ہے۔ یہ ارشاد آپ کے لوح مزار بہشتی مقبرہ قادیان پر درج ہے۔

حضرت مصلح موعود کا

ارشاد

"میر محمد اسحاق صاحب پانچ بچوں کی وفات کے بعد پیدا ہوئے تھے۔ اور مجھ سے ایک سال و مہینہ کے قریب چھوٹے تھے۔ ہماری پڑھائی بچپن میں قریباً اکٹھی ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے میرے ساتھ ہی طب پڑھی اور میرے ساتھ ہی

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ صاحب

اگلی صدی میں آنے والی تباہی

کمپیوٹر اس زمانہ کی ایک ایسی ایجاد ہے جس نے سائنسی ترقی میں ایسی نئی راہیں کھول دی ہیں جن سے ایسی باتیں معلوم کی جاسکتی ہیں جن کے لئے پہلے ایک بہت لمبا عرصہ اور تحقیق و تجربات کی ضرورت ہوتی تھی۔ اور اس کے ساتھ ساتھ مالی طور پر بھی گراں ہوتے تھے۔ کمپیوٹر کی مدد سے آج وہی نتائج سالوں کی بجائے دنوں اور دنوں کی بجائے منٹوں میں حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس ایجاد کے اطلاق کا علاقہ اتنا وسیع ہے کہ اس کی کوئی حد آئندہ کے لئے بھی نظر نہیں آتی۔ جہاں نیوکلیئر ہتھیاروں کی تیاری کے سلسلے میں کمپیوٹر نے ایک بنیادی کردار ادا کیا ہے وہاں کوئی طالب علم اپنے امتحانوں کی تیاری کے لئے اپنے سٹڈی روم میں بیٹھ کر دنیا جہاں کی لائبریریوں سے استفادہ کر سکتا ہے۔

یہ باتیں تو اب ہر کوئی جانتا ہے لیکن اب مستقبل کی خبریں بھی کمپیوٹر کے ذریعے معلوم کی جاسکتی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی ایسی ہوں جو بنی نوع انسان کے لئے ضرر رساں ہوں تو ان کا مداوا قدرتی طور پر آسان ہو جائے گا۔ اور شائد انسان آج سے 50 سال بعد ہونے والے واقعات کا رخ موڑنے کے لئے آج سے ہی کوشش شروع کر سکتا ہے۔ جو کہ بہرحال خوش آئند ہے۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بی بی سی نے اپنے ایک پروگرام میں بتایا ہے کہ برطانیہ کے ہیڈلے سنٹر نے موسم کی تبدیلیوں کے متعلق ایک رپورٹ تیار کی ہے جو پچاس سال بعد ہونے والی تبدیلیوں کی نشان دہی کرتی ہے۔ یہ رپورٹ دنیا کے سب سے بڑے اور پیچیدہ سپر کمپیوٹر کے ذریعے حاصل ہونے والے اربوں اعداد و شمار اور تخمینوں پر مشتمل ہے۔ یہ سپر کمپیوٹر برطانیہ کے علاقہ برک شائر میں واقع ہیڈلے سنٹر میں قائم ہے۔

اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ دنیا کا درجہ حرارت بڑی تیزی سے بڑھ رہا ہے اور اس میں شک کی گنجائش بھی اب کچھ کم ہی رہ گئی ہے کیونکہ ماہرین کے مطابق جب سے موسم کے متعلق ریکارڈ رکھا جانے لگا ہے 1998ء کا سال 140 سالہ ریکارڈ کے مطابق گرم ترین سال ریکارڈ کیا گیا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس سال ہی بنگلہ دیش، چین اور جنوبی اور شمالی امریکہ میں سیلابوں نے جو تباہی مچائی وہ حیران کن تھی۔ اور اس کی کوئی واضح وجہ بھی سائنس دان پیش نہیں کر سکے کہ آیا یہ النینو کی کارستانی تھی یا گرین ہاؤس ایفیکٹ جس کے لئے حضرت انسان خود ہی ذمہ دار ہے اور جس کے متعلق دنیا کے موجودہ لوگ ہی کچھ کر سکتے ہیں لیکن فوری مفادات اور سہولتوں کو کوئی ملک بھی چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے چاہے آئندہ آنے والے لوگوں کو اس سے کتنا ہی نقصان ہو۔

بہرحال اس رپورٹ میں جو پیش گوئیاں کی گئی ہیں وہ ازحد تشویش ناک ہیں اور تمام دنیا کے لئے خطرناک نتائج کی حامل ہو سکتی ہیں۔ ان میں سے چند ایک کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

دنیا کے بہت بڑے بڑے حصے اگلی پچاس سالہ موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے مصائب، تباہی اور پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔ جس کے نتیجہ میں کروڑوں لوگ بھوک، پانی کی کمی اور سیلابوں کا سامنا کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جنوبی امریکہ میں واقع ایمزان برساتی جنگلات کے کئی حصے صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں گے۔ ان تبدیلیوں کی وجہ سے پہلے ہی سمندری ساحلوں پر واقع کئی بستیاں اور آبادیوں کے تقریباً پانچ کروڑ لوگ ہر سال سیلابوں کی زد میں رہتے ہیں جبکہ 2050ء تک یہ تعداد بڑھ کر 10 کروڑ کو پہنچ جائے گی اور یہ تعداد اگلی صدی کے آخر تک 20 کروڑ کو چھونے لگے گی۔ جبکہ تین کروڑ لوگوں کو قحط کا سامنا کرنا ہو گا کیونکہ ان کے علاقوں میں خشک سالی کا دور دورہ ہو گا۔ اور اس کا زیادہ تر حملہ افریقہ کے ممالک پر ہو گا۔

17 کروڑ انسانوں کے لئے پانی کی کمی ایک گھمبیر مسئلہ اختیار کر جائے گی۔ انہی موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے یورپ میں بھی درجہ حرارت بڑھ جائے گا اور ملیریا جو کہ گرم ممالک ہی میں پایا جاتا ہے یورپ پر بھی حملہ کر دے گا۔

براعظم امریکہ میں گندم کی پیداوار والے زرخیز علاقوں میں خشک سالی حملہ کرے گی اور امریکہ میں گندم اور مکئی کی پیداوار کم ہو جائے گی۔ اور اس کا اندازہ دس فیصد تک لگایا گیا ہے جو کہ ایک فیصلہ کن مقدار ثابت ہو گی۔ اور امریکہ دنیا بھر کو گندم اور مکئی برآمد کر کے جو اپنا سیاسی اثر قائم رکھتا ہے وہ ایسی صورت حالات میں اس کے لئے مشکل ہو جائے گا۔ اور اس کے اثرات تمام دنیا کی سیاست پر پڑیں گے۔

اسی طرح کئی چراگاہیں بھی صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں گی اور یہ تبدیلی ان علاقوں کے جنگلی جانوروں کی نسلوں کو نیست و نابود کرنے کا موجب ہو گی۔

یہ تمام باتیں، قحط اور بیماریاں قدرت کی طرف سے نہیں ہوں گی بلکہ انسان کی اپنی غلطیوں کا نتیجہ ہوں گی جس پر اگر آج سے ہی سنجیدگی کے ساتھ غور کر کے ان کا مداوا سوچا جائے تو ان کے اثرات سے کافی حد تک بچا جا سکتا ہے۔ اس لئے آج کا اصل مسئلہ ان موسمی تبدیلیوں کا مقابلہ کرنا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ آج جتنے مسائل کو بنیادی سمجھا جاتا ہے اس کے مقابلہ میں اس مسئلہ کا حل معلوم کرنا ہی اصل مسئلہ ہے اور اگر آج اس کے لئے کچھ نہ کیا گیا تو شائد کل پھر کافی دیر ہو جائے اور باوجود کوشش کے اس معاملے میں کچھ نہ کیا جا سکے اور اس وقت انسان اپنے آپ کو اس کے سامنے بالکل بے بس محسوس کرے۔

اس لئے ضروری ہے کہ یو۔ این۔ او اور دیگر ترقی یافتہ ممالک اس معاملہ کو سنجیدگی سے لیں اور اس کے لئے اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کو نظرانداز کرتے ہوئے دنیا کو مستقبل قریب میں آنے والی تباہی سے بچانے کی کوشش کریں۔

ہومیو ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

جوڑوں کا درد اور علاج

جوڑوں کا درد آج کل بہت عام ہے اس کا بڑا سبب ایک زہریلا مادہ ہے جو جسم میں خفیہ اور خاموش طریق پر اکٹھا ہوتا رہتا ہے اس کے اکٹھا ہونے کی وجوہات درج ذیل ہیں۔ حفظان صحت کے سنہری اصولوں سے روگردانی، غیر معتدل طرز زندگی، نامناسب غذاؤں کا استعمال، بسیار خوری، آرام کوشی، تن آسانی وغیرہ۔

اصولی علاج

جوڑوں کے درد کا اصولی علاج یہی ہے کہ جسم میں متذکرہ بالا زہریلے مواد کے ادخال و اخراج پر کڑی نگاہ رکھی جائے اور اخراج کے لئے نظام اخراج فضلات کے اعضاء کی اصلاح کر کے اسے جسم سے زیادہ سے زیادہ خارج ہونے کا موقع دیا جائے۔

ادخال مادہ کو روکنے کے طریق

(الف) مناسب غذائیں استعمال میں لائی جائیں اور نامناسب و غیر قدرتی غذاؤں سے مجتنب رہا جائے جو مواد فاسد کا سبب بنتی ہے۔

(ب) بسیار خوری یا پُرخوری سے بچا جائے کیونکہ زائد از ضرورت خوراک خواہ وہ کیسی ہی طیب کیوں نہ ہو۔ مواد فاسد میں تبدیل ہو کر پیدائش امراض کا سبب بنتی ہے۔

(ج) معتدل طرز زندگی اختیار کی جائے۔

اخراج مواد کے طریق

اخراج مواد کے لئے نظام اخراج فضلات کے اعضاء انتڑیاں، جلد، گردے اور پھیپھڑوں کے افعال کو درست اور تیز کیا جائے۔ قبض نہ ہونے دیا جائے۔ اور مداومت کے ساتھ دافع قبض اغذیہ زیر استعمال رہیں۔ بذریعہ جلد مواد کے اخراج کے لئے یعنی پسینہ لانے کے لئے جسمانی کسرت سے کام لیا جائے جسمانی حس و حرکت سے بذریعہ جلد فاسد مادوں کو خارج ہونے کا موقع دیا جائے۔ اور موسم سرما میں ہفتہ میں ایک دو بار سادہ پانی کے بھاپ کے غسل لازماً لئے جائیں جو فاسد مادوں کو جسم سے تیزی سے خارج کرتے ہیں۔ گردوں کے ذریعہ مواد کے اخراج کے لئے سادہ تازہ پانی وافر مقدار میں پیا جائے۔ پھیپھڑوں کی صفائی مناسب و ہلکی ورزش کے بعد کھلی و صاف فضا میں گہری لمبی سانس کے ذریعہ کی جائے۔

مفید غذائیں۔ ادرک یا سونٹھ کا بکثرت استعمال کیا جائے تنہا یا کسی سالن میں ڈال کر ادرک کی چٹنی یا ویسے گھی میں بھون کر یا مربہ کی صورت میں استعمال کیا جا سکتا ہے یا سونٹھ کا سفوف بنا کر کئی طریقوں سے استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ وجع المفاصل کے مریضوں کے لئے بکرے کے پائے کی یخنی مفید و مقوی غذا ہے۔

گرم مصالحہ جات مثلاً دار چینی لونگ زیرہ مرچ سیاہ جلوتری مناسب مقدار میں استعمال کئے جائیں لہسن پیاز ہرے پتے والی سبزیاں و ریشہ دار فروٹ چوکر ملے آٹے کی روٹی قبض کا قدرتی و بے ضرر علاج ہے۔ شہد جوڑوں کے درد میں از حد مفید ہے یہ بات انتہائی اہم ہے کہ ارشاد نبوی کے تحت جب تک بھوک خوب نہ چمکے کھانے کی طرف ہاتھ نہ بڑھایا جائے اور ابھی بھوک باقی ہو تو کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا جائے اگر صرف اس ارشاد پر کوئی شخص پوری طرح کاربند ہو جائے تو اس کی زندگی میں صحت کے اعتبار سے نہایت خوشگوار تبدیلی آجائے۔

پرہیز۔ سرد تاثیر رکھنے والی اشیاء مثلاً لسی ٹھنڈے مشروبات اسی طرح بادی اشیاء مثلاً چاول آلو گوبھی بڑا گوشت دال چنا میدہ کی مصنوعات جو انتڑیوں میں چپک کر قبض کا باعث بنتی ہیں نیز مسلسل زیادہ بیٹھنے سے پرہیز کیا جائے۔

جوڑوں کے درد کا ہومیو علاج

درج ذیل نسخہ 30 یا 200 طاقت میں لیکوئیڈ فارم میں تیار کروائیں اجزائے نسخہ رس ٹاکس، ڈلکامارا، نکس وامیکا، کاسٹی کم، بربیرس، کلکیریا فاس، روڈو ڈنڈران۔ 30۔ طاقت کے دس قطرے تین بار ایک گھونٹ پانی میں ملا کر 200 طاقت ہفتہ میں ایک دو بار حسب ضرورت یا ہومیو گولیوں پر چھڑک کر استعمال کریں۔

دوسرا نسخہ:۔ فیرم فاس لیتھیم کارب، نیٹرم سلف، نکس وامیکا، روڈوڈنڈران، اسپائی ریا

استعمال: انگلیوں کے چھوٹے جوڑوں کا درد جس کے ساتھ جوڑوں میں سوجن بھی ہو جوڑوں میں سُن ہونے کا احساس ہو جب جوڑوں میں درد ہو اور وہ بدشکل ہو گئے ہوں۔

ترکیب استعمال 30 یا 200 طاقت بنوا کر حسب ترکیب مذکورہ بالا استعمال میں لائیں یہ دونوں نسخہ جات ہمارے تجربہ میں موثر ثابت ہوئے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نمایاں کامیابی و اعزاز

○ مکرم ڈاکٹر چوہدری اعجاز الرحمان صاحب اسلام آباد کو F.C,P.SII (psychiatry) کے امتحان 1998ء میں 75% سے زائد نمبر حاصل کر کے کامیاب ہونے پر (کراچی)

College of Physicians and Surgeons pakistan- Karachi

کی طرف سے 13- فروری 1999ء کو لاہور میں منعقدہ کانووکیشن کے موقع پر "برکی گولڈ میڈل" (Burki Gold Medal) دیا گیا ہے۔ یہ میڈل صرف ان امیدواروں کو دیا جاتا ہے جو کسی Speciality میں 75% سے زائد نمبر حاصل کریں اور پہلی ہی Attempt میں کامیاب ہو جائیں۔ چنانچہ 1962ء سے تا حال صرف آٹھ امیدوار ہی اسے حاصل کر سکے ہیں۔

نیز اس سے قبل دسمبر 1998ء میں کوئٹہ میں عزیز موصوف کو جناب صدر پاکستان نے ایک خصوصی تقریب میں

Out Standing Fellow in Psychiatry Medal

بھی عطا فرمایا جس کی کارروائی پاکستان ٹیلی ویژن نے نشر کی۔

آپ محترم چوہدری عطاء الرحمٰن صاحب جنرل مینجر (ریٹائرڈ) واپڈا کے صاحبزادے محترم چوہدری علی اکبر مرحوم سابق نائب ناظر تعلیم کے پوتے اور محترم پروفیسر سلطان اکبر صاحب استاذ الجامعہ الاحمدیہ ربوہ کے داماد ہیں۔

احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزازت عزیز موصوف کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ماہر امراض قلب کی آمد

○ مکرم بریگیڈیر ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 99-3-14 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ و علاج کریں گے۔ ضرورت مند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر میڈیکل آوٹ ڈور سے رابطہ کر کے ضروری ٹیسٹ وغیرہ کروالیں۔

(ایڈمنسٹریٹر)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ فروری 1999ء مبلغ 57.50 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

درخواست دعا

○ مکرم مرزا نصیر احمد صاحب (چٹھی مسیح) مربی سلسلہ وکالت تبشیر ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ زرینہ اختر صاحبہ حال مانچسٹر انگلستان کے گلے میں کینسر کی تکلیف ہو گئی ہے ڈاکٹرز نے فوری طور پر آپریشن تجویز کیا ہے۔ جملہ احباب سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے تا شافی مطلق اور قادر و کریم خدا خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کو جلد از جلد کامل شفا عطا فرماوے۔

نکاح و شادی

○ مکرم زاہد حسین ڈار صاحب ابن مکرم محمد حسین ڈار صاحب کا نکاح شاکرہ میر صاحبہ بنت مکرم میر عبد الحفیظ صاحب کے ساتھ بعوض -/25000 روپے حق مہر مورخہ 98-11-20 محترم میر ظفر اقبال صاحب نے راہوالی کینٹ ضلع گوجرانوالہ میں پڑھا۔ مکرم جاوید ناصر ساقی صاحب مربی ضلع ٹوبہ نے دعا کروائی۔ مورخہ 98-11-22 کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ عزیزہ شاکرہ محترم میر اللہ بخش صاحب تسنیم راہوالی کینٹ کی پوتی ہیں۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

○ مکرم سلیم اللہ میر صاحب ابن محترم میر کریم اللہ صاحب (مرحوم) کا نکاح عزیزہ فوزیہ احمد بنت مکرم سردار حفاظت احمد صاحب مورخہ 19- فروری 1999ء کو بیت النور' ماڈل ٹاؤن لاہور میں بعوض مبلغ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر مکرم مولوی محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا مکرم سلیم اللہ میر صاحب مکرم میر امان اللہ صاحب مرحوم کے پوتے ہیں جبکہ عزیزہ فوزیہ احمد محترم سردار عبد الرحمٰن صاحب (سابق مہر سنگھ) کی پوتی ہیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

○ عزیزہ مکرمہ ارم عزیز صاحبہ بنت ملک عزیز احمد صاحب دار الرحمت وسطی ربوہ کا نکاح مورخہ 20- فروری 1999ء ہمراہ مکرم طاہر حمید صاحب انجینئر حال کینیڈا ابن مکرم میجر عبد الحمید صاحب آف پشاور بعد نماز عصر بیت مبارک ربوہ میں بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھا۔ عزیزہ محترم ملک علی احمد صاحب (مرحوم) سفید پوش نمبردار موضع گلانوالہ گجرات کی پوتی نیز دونوں بچے محترم کیپٹن احمد دین صاحب (مرحوم) صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کے نواسہ واسی ہیں۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

واقفین نو اسلام آباد غربی

○ مورخہ یکم نومبر 98ء کو واقفین نو حلقہ اسلام آباد غربی کا بیت الذکر اسلام آباد میں جلسہ سیرت النبی منعقد ہوا۔ واقفین نو نے سیرت النبی کے موضوع پر تقاریر اور نظمیں پڑھیں۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم امیر صاحب اسلام آباد نے کی۔ پروگرام کے آخر پر امیر صاحب کے ساتھ بچوں کا گروپ فوٹو بنایا گیا اور کلو اجمیعا کا پروگرام ہوا۔ بچوں کی طرف سے بنائی گئی پینٹنگز اور تصاویر کی نمائش بھی لگائی گئی۔

اس اجلاس میں 41 واقفین نو اور 38 والدین نے شرکت کی۔

حفظ قرآن:۔ حلقہ اسلام آباد غربی میں واقفین نو کی حفظ قرآن کلاس جاری ہے ستمبر سے دسمبر تک 13 واقفین نو نے پہلے پارہ کے 6 رکوع حفظ کر لئے ہیں اس کلاس کی تعداد 13 ہے۔

سپورٹس ریلی:۔ مورخہ 29- نومبر 98ء کو حلقہ اسلام آباد غربی کے واقفین نو کی پہلی سپورٹس ریلی بیت الذکر اسلام آباد میں منعقد ہوئی اس ریلی میں 26 واقفین نو نے حصہ لیا۔ ریلی میں انعامات حاصل کرنے والے بچوں میں مکرم نائب امیر اسلام آباد نے انعامات تقسیم کئے آخر پر سب حاضرین کی خدمت میں ریفرشمنٹ پیش کی گئی۔

(وکالت وقف نو)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہومیو پیتھک ڈاکٹرز متوجہ ہوں

○ احمرا کے زیر اہتمام ماہانہ لیکچر

زیر عنوان: ہومیو پیتھی کا ارتقائی سفر مکرم سکواڈرن لیڈر (ر) عبد الباسط قمر (ہومیو فزیشن) انصار اللہ مقامی کے ہال میں مورخہ 5- مارچ 1999ء بروز جمعۃ المبارک 10 بجے صبح تا 12 بجے دوپہر دیں گے۔

تمام ہومیو پیتھک ڈاکٹرز / لیڈی ڈاکٹرز طلباء اور شائقین ہومیو پیتھی سے شرکت کی درخواست ہے۔

(جنرل سیکرٹری)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ نصرت جہاں اکیڈمی جونیئر سیکشن جو کلاس پریپ تا کلاس V (پنجم) پر مشتمل ہے کے لئے نئے تعلیمی سال جس کا آغاز اپریل 1999ء میں ہو رہا ہے۔ سے کاپیوں کی تعداد میں نمایاں کمی (تقریباً 50 فی صد تک) کر دی گئی ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں دی جا رہی ہے۔ جملہ والدین نئے سال کی کتب خریدتے وقت مندرجہ ذیل کے مطابق ہی کاپیاں خرید فرمائیں۔

1- کلاس پریپ- کل (4) کاپیاں بشمول آرٹ اور کلاس I تا کلاس V کل چھ کاپیاں بشمول آرٹ فی کلاس

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضروری اعلان

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب (ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر) نمائندہ الفضل۔

1- توسیع اشاعت الفضل کے لئے نئے خریدار بنانے۔

2- الفضل کے خریداروں سے چندہ الفضل اور بقایا جات کی وصولی

3- الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے دورہ پر آرہے ہیں۔

محترم امیر صاحب اور تمام عہدیداران اور احباب کراچی سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر)

ولادت

○ مکرم انوار رسول صاحب مربی سلسلہ احمدیہ گھنوکے جہ ضلع سیالکوٹ کو اللہ تعالیٰ نے 99-2-25 کو اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچے کا نام ابرار احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم شیخ ممتاز رسول صاحب کا پوتا اور مکرم اعجاز احمد صاحب کا نواسہ ہے۔

خدا تعالیٰ بچے کو اسم بامسمّٰی بنائے اور درازی عمر سے نواز کر صالح اور متقی بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 5

عربی کے کچھ اسباق میں شریک ہوئے۔ قرآن شریف میں نے ان سے الگ پڑھا تھا۔ حضرت خلیفہ اول کو یہ شوق تھا کہ وہ دین کی خدمت کے لئے وقف ہوں۔ اور اس بارہ میں آپ میر ناصر نواب صاحب مرحوم کو ہمیشہ تحریک فرماتے رہتے تھے۔ انتہاء درجہ کے ذہین تھے۔ حافظہ نہایت اعلیٰ تھا۔ اور قادر الکلام تھے۔ اس کے ساتھ ہی انتظامی قابلیت ان میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی تھی۔ جس کی وجہ سے ان کی زندگی میں ضیافت کا محکمہ نہایت ہی مقبول اور جماعت میں محبوب رہا۔

میر ناصر نواب مرحوم کی طرح غرباء کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ دار الشیوخ انہی کی یادگار تھی۔ جس میں ساٹھ کے قریب بچے۔ بیوائیں اور غریب پرورش پاتے تھے۔ اور تقریباً تمام اخراجات وہ لوگوں سے چندہ وصول کر کے پورے کرتے تھے۔ نہایت ہی قلیل گزارہ پر انہوں نے اپنی زندگی بسر کی۔ اور خدمت میں ہی وفات پائی۔ اللہ تعالیٰ ان کے روحانی مدارج بلند فرمائے۔"

(مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 2-مارچ- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 15 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
3-مارچ غروب آفتاب- 6-10
4-مارچ طلوع فجر- 5-08
4-مارچ طلوع آفتاب 6-29

عالمی خبریں

کمزوری نہ سمجھا جائے

بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے متنبہ کیا ہے کہ نواز شریف سے مفاہمت کو ہماری کمزوری نہ سمجھا جائے بھارت اپنی سرزمین کا ایک انچ بھی خالی نہیں کرے گا۔ پاکستان سے مفاہمت ہماری خود اعتمادی کی عکاسی ہے۔ اعلان لاہور پر عمل درآمد ہونا چاہئے۔ دوست چھوڑے جاسکتے ہیں پڑوسی نہیں۔ اب جنگ نہیں ہونی چاہئے ہم پر کئی بار جنگ مسلط کی گئی مگر ہم نے کبھی کسی پڑوسی ملک کے خلاف جارحیت نہیں کی۔

کشمیر کے مسئلہ کا حل

امریکی سینیٹر اور سابق سفیر امریکہ برائے بھارت مسٹر ڈینیل پی موئی ہان نے کہا ہے کہ جنوبی ایشیا میں ایٹمی جنگ کا خطرہ پیدا کرنے والے مسئلہ کشمیر کا واحد حل یہ ہے کہ پاکستان اور بھارت اسے تقسیم کرلیں۔

مستحکم تعلقات کی ضرورت

ایران کے صدر خاتمی نے کہا ہے کہ پاکستان اور ایران کے درمیان مستحکم تعلقات وقت کی اہم ضرورت ہیں۔ سیاسی اقتصادی ثقافتی اور سیکیورٹی کے شعبوں میں تعاون کو فروغ دیا جائے۔

فنڈز اکٹھا کرنے شروع

ہندوستان کی کئی ہندو تنظیموں نے یہودیوں اور عیسائیوں کو ہندو بنانے کے لئے فنڈز اکٹھا کرنے شروع کر دیئے۔ بھارت کی 50 سالہ تاریخ میں 10 ہزار تشدد کے واقعات ہوئے ہیں۔ 5 لاکھ مسلمان ہلاک اور 50 ہزار مساجد مندروں میں بدل گئیں۔

مقبوضہ کشمیر کی پولیس

ایک اخباری رپورٹ میں انکشاف کیا گیا کہ مقبوضہ کشمیر میں پولیس خود اپنے ساتھیوں کو ہلاک کرنے لگی ہے۔ کپواڑہ چیک پوسٹ پر حملے کے منصوبے میں دو بھارتی افسر مجاہدین کے ساتھ شامل تھے جنہوں نے اپنے پانچ ساتھیوں کو ہلاک کر دیا۔

فوجی سیٹلائٹ مجرموں کے قبضے میں

برطانیہ کا فوجی سیٹلائٹ سسٹم انڈر ورلڈ کے قبضے میں آگیا ہے۔ ان جرائم پیشہ افراد نے ایک فوجی سیٹلائٹ کا راستہ تبدیل کر کے حکومت کو بلیک میل کرنا شروع کر دیا ہے۔ یہ صورت حال انتہائی خطرناک قرار دی گئی ہے۔ یہ بلیک میلر برطانیہ پر حملہ کی صورت میں مداخلت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

کوسوو میں جھڑپیں

کوسوو میں جھڑپیں ہونے سے دو مسلمان شہید اور ایک سرب فوجی ہلاک ہو گیا۔ پرسٹینا میں نامعلوم حملہ آوروں نے کیفے پر اندھا دھند فائرنگ کر کے دو مسلمانوں کو شہید کر دیا کوسوو لبریشن آرمی نے سربوں کی پولیس کے قافلے پر حملہ کر کے ایک سرب کو ہلاک اور دو کو زخمی کر دیا۔

امریکی چینی وزرائے خارجہ میں تلخ کلامی

امریکی وزیر خارجہ مسز البرائیٹ اور چینی وزیر خارجہ تانگ جیایوان میں بیجنگ کی ملاقات میں تلخ کلامی ہو گئی امریکی وزیر خارجہ نے چین پر انسانی حقوق کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

سپریم کورٹ پر حملہ کیس

سپریم کورٹ پر حملے کے کیس میں ملوث 6 مسلم لیگی ارکان اسمبلی پر فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ ان میں طارق عزیز میاں منیر' اختر رسول' سردار نسیم' چوہدری تنویر' اختر محمود اور شہباز گوشی شامل ہیں۔ مشتاق طاہر خیلی اور پولیس و انتظامی افسروں کے خلاف جاری ہونے والے شوکاز نوٹس ان کی طرف سے معافی نامے داخل کرانے کے بعد خارج کر دیئے گئے۔ 6 مسلم لیگی اراکین اسمبلی نے توہین عدالت کا الزام ماننے سے انکار کر دیا اور کہا کہ ہم اپنے خلاف الزام کا عدالت میں دفاع کریں گے۔ جن افسروں کی معافی قبول کی گئی ہے ان کو آئندہ کے لئے سخت ترین وارننگ دی گئی ہے۔

لاہور سے آنند پور تک دوستی مارچ

پنجاب کے وزیر اعلیٰ شہباز شریف کی قیادت میں لاہور سے بھارتی پنجاب کے شہر آنند پور تک دوستی مارچ اپریل میں کیا جائے گا۔ اس کا مقصد سکھوں کی تین سو سالہ تقاریب میں شرکت کرنا ہے۔ یہ خبر بھارتی اخبار ہندوستان ٹائمز میں دہلی ٹورازم ڈیویلپمنٹ کے چیئرمین ترلوچن سنگھ کے حوالے سے دی گئی ہے۔ وہ گذشتہ ماہ وزیراعظم واجپائی کے ہمراہ لاہور آئے تھے۔

وزیراعظم ڈھاکہ پہنچ گئے

وزیراعظم نواز شریف ڈی ایٹ ممالک کے سربراہی اجلاس میں شرکت کے لئے ڈھاکہ پہنچ گئے ہیں۔ یہ آٹھوں ممالک ترقی پذیر ممالک ہیں۔ ڈھاکہ پہنچنے پر وزیراعظم کا شاندار استقبال کیا گیا۔ بنگلہ دیش کی وزیراعظم شیخ حسینہ واجد کے ساتھ ان کی علیحدگی میں ملاقات ہوئی۔ اور مختلف شعبوں میں تعاون مزید مستحکم کرنے پر اتفاق کیا گیا۔

سابق وزیر کے خلاف مقدمہ

سابق صوبائی وزیر میاں معراج دین کے خلاف بجلی اور میٹر کی چوری کے مقدمات درج کر لئے گئے ریس کورس پولیس نے 13 ہفتوں کی تاخیر کے بعد مقدمات ایس ڈی او واپڈا کی رپورٹ پر درج کئے ہیں۔ ایس پی سی آئی اے خود تفتیش کریں گے۔

14 ملزموں کی سزائے موت برقرار

لاہور ہائی کورٹ کے ملتان بنچ نے انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالت کی طرف سے سانحہ الخیر مسجد اور خانہ فرہنگ ایران ملتان کے 14 ملزموں کو دی جانے والی موت کی سزا برقرار رکھی۔ اور ملزموں کی اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔ کسی قسم کے رد عمل کو روکنے کے لئے ملتان میں سخت ترین حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔

آئی جی کی پرائیویٹ گاڑی کا چالان

آئی جی پنجاب کی پرائیویٹ گاڑی پر ریوالونگ لائٹ لگانے کے الزام میں اور سرکاری اہلکار کو دھمکیاں دینے کے الزام میں مقدمہ درج کر لیا گیا۔

ہائی کورٹ کی سخت سرزنش

ہائی کورٹ کی سخت سرزنش کے بعد خدمت کمیٹی کارکن سید ھا معافی پر آگیا۔ کارکن نے کہا کہ آر ڈی نس آ رہا ہے میں دس جماعتیں پاس ہوں۔ فاضل عدالت نے اس کی کارروائی غیر قانونی قرار دے دی۔

مسئلہ کشمیر کا حل ناگزیر ہے

وزیراعظم نواز شریف نے ڈھاکہ پہنچ کر کہا کہ مسئلہ کشمیر کا حل ناگزیر ہو چکا ہے۔ بھارت سنجیدگی دکھائے۔ دیرپا امن کے لئے باتوں کی بجائے اب ٹھوس اقدامات کرنے ہوں گے۔ امن و استحکام کے بغیر ترقی و خوشحالی سراب ہے وہ ڈی ایٹ ممالک کی دو روزہ سربراہی کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔

بس سروس شروع نہ ہو سکی

فنڈز کی کلیئرنس نہ ملنے کے باعث لاہور دہلی بس سروس شروع نہ ہو سکی۔ ابھی کئی معاملات طے ہونا باقی ہیں حتمی فیصلہ وزیراعظم کی ڈھاکہ سے واپسی پر ہو گا۔

اور بھی کئی راستے ہیں

قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اگرچہ صدر نے بے بسی ظاہر کر دی ہے مگر حکومت کئی اور راستوں سے بھی جاسکتی ہے۔ نواز شریف کے خلاف چارج شیٹ کو عوام کی حمایت حاصل ہے۔ اگر قوم نواز شریف کی طرح کا مینڈیٹ دے تو قوم کی تقدیر بدل دیں گے۔ وزیراعظم اپنے خاندان اور ملازمین کے سوا کسی پر اعتماد نہیں کرتے۔

جماعت اسلامی سے صلح

گورنر پنجاب نے جماعت اسلامی کی حکومت سے صلح کی پالیسی کا اشارہ دیا ہے اور کہا ہے کہ فیصلہ وزیر اعلیٰ کی امریکہ سے واپسی پر ہو گا۔

پیپلز پارٹی کا لانگ مارچ

عوامی اتحاد کی طرف سے حکومت کے خلاف تحریک چلانے سے انکار کے بعد پیپلز پارٹی نے اکیلے ہی حکومت کے خلاف تحریک چلانے اور لانگ مارچ کرنے کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

جدید تقاضوں کو سمجھیں

سود کے بارے میں سپریم کورٹ اپیلٹ بنچ میں سماعت کے دوران عدالت عظمیٰ نے اپنے ریمارکس میں کہا ہے کہ جدید تقاضوں کو سمجھیں بینکوں کے بارے میں تنگ نظری نہ دکھائی جائے

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
☎ دوکان 212515
رہائش 212300

• ریفریجریٹرز • ڈیپ فریزرز • ائیرکنڈیشنرز ڈیلرز • واشنگ مشین • ٹی وی
نیشنل الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ چوہدری عامل بلڈنگ (پٹیالہ گراؤنڈ) لاہور
☎ 7223228
7357309

"جذبوں کی خوشبو"
محترم خالد ہدایت بھٹی ایم اے کا پہلا شعری مجموعہ جو دینی اور جماعتی 65 نظموں وغیرہ پر مشتمل ہے شائع ہو گیا ہے۔ مجموعے میں حضرت امام رابع کے سات خطوط بھٹی صاحب کے نام اور جسٹس (ر) محمد اسلام بھٹی صاحب مولانا عطاء المجیب راشد صاحب 'میجر جنرل (ر) ناصر احمد صاحب' پروفیسر میاں محمد افضل صاحب اور پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب کے نہایت قیمتی تبصرے بھی شامل ہیں۔ کتاب لاہور میں بیت النور ماڈل ٹاؤن میں اور ربوہ میں شکور بھائی چشمہ والے سے دستیاب ہے۔
گلیکسی فور پرنٹرز اینڈ کمپوزرز رائل پارک لاہور
فون: 042-6373443